4623CH05

کون سے دن اچھے

بندیل کھنڈ کے ایک شہر میں ایک سیٹھ رہتا تھا۔ وہ بہت مالدار تھا، اس کی کئی حویلیاں تھیں۔ زمین جائداد تھی۔ اس کے گھر میں ہُن برس رہا تھا۔ سیٹھ کے چار بیٹے تھے۔ چاروں خوب صورت سجیلے، جوان، عقل مند اور دانا! جب بڑے بیٹے کی شادی ہوئی تو نگر سیٹھ نے دور اندیشی کا امتحان لینے کے لیے اپنی بہو سے ایک سوال پوچھا۔ ''بہو یہ بتاؤ کہ کون سے دن اچھے ہوتے ہیں؟''

بہو نے جواب دیا۔ ''پتا جی، گرمی کے دن بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اس وقت نہ سردی کی پریشانی رہتی ہے اور نہ برسات کی کیچڑ۔ دن خس کی ٹٹی میں کٹ جاتا ہے، رات کو باہر سو سکتے ہیں۔''

© NCERT not to be republished

نگر سیٹھ ''بہت اچھا'' کہہ کر خاموش ہو گیا۔لیکن جب دوسرے بیٹے کی شادی ہوئی تو اس نے نئی بہو کے سامنے بھی وہی سوال رکھا۔اس نے جواب دیا۔''پتا جی! دن تو برسات کے اچھےّ ہوتے ہیں۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہوتی ہے اور ساون میں جھولے ڈال کر جھولنے کا تو مزا ہی نرالا ہوتا ہے۔ چڑھے ہوئے دریا اور ندی نالے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔''

سیٹھ اس کی یہ بات سُن کر خاموش ہو گیا۔لیکن جب تیسرے بیٹے کی شادی ہوئی تو اُس نے اپنی اس بہو سے بھی یہی سوال کیا۔اُس نے کہا۔''پتا جی! دن تو سردی کے بھلے ہوتے ہیں۔سردی ہو تو گرم کپڑے پہن کر جہاں چاہے گُھومو پِھرو، میٹھی میٹھی دُھوپ کے مزے لوٹو اور رات کو نرم بِستر میں لحاف اوڑھ کر سویا جاسکتا ہے۔اس لیے سردی کے دن بہت اچھےّ ہوتے ہیں۔''

نگر سیٹھ بہو کی بات سُن کر چُپ ہو گیا۔ چند ماہ بعد جب چوتھے بیٹے کی شادی ہوئی اور بہو گھر آئی تو سیٹھ نے یہی سوال چھوٹی بہو سے بھی کیا۔اس نے بڑے انکسار سے جواب دیا۔''پتا جی! دن وہی اچھے ہوتے ہیں جو سُکھ سے گذر جائیں۔'' چوتھی بہو کا جواب سُن کر نگر سیٹھ کا چہرا کِھل اُٹھا۔

تقدیر کا کھیل بھی عَجب ہوتا ہے، کہیں دھوپ تو کہیں چھاؤں، کہیں غُربت تو کہیں تونگری۔اس طرح آزمائش کے دن بھی آ گئے۔نہ جانے کس بات پر راجہ کا مزاج برہم ہوا اور وہ سیٹھ سے بدظن ہو گیا۔راجا نے اسے شہر چھوڑنے کا حکم دیا۔کہ ''نگر سیٹھ جس حالت میں ہواُسے اور اس کے سارے خاندان کو دیس بدر کر دیا جائے۔''

حاکم نے جا کر نگر سیٹھ کو راجہ کا حکم سنا دیا۔سب کی تلاشی لی گئی اور گھر سے ایک تنکا تک اٹھانے کا حکم نہ تھا۔ تین کپڑوں کے ساتھ خالی ہاتھ اُنھیں شہر سے نکل جانا تھا۔

جب سب باہر نکل گئے تو چھوٹی بہو سامنے آئی۔اُس کے ہاتھ میں ہانڈی تھی۔اس میں ایک کلو کے قریب گوندھا ہوا آٹا رکھا تھا۔ جب سپاہی نے اُس سے ہانڈی چھیننا چاہی تو اُس نے کہا۔''شریمان جی! میں سب سے چھوٹی بہو ہوں۔سب سے چھوٹی بہو ہونے کی وجہ سے میں اب تک کھانا نہیں کھا سکی۔باقی سب کھا چکے ہیں۔کِرپا کر کے یا تو پہلے مجھے کھانا پکا کر کھا لینے دیجیے یا پھر یہ آٹا مجھے ساتھ لے جانے دیجیے۔''

راجہ کا حکم تھا کہ انھیں فوراً شہر بدر کر دیا جائے۔ لہٰذا سپاہی نے بہو کو آٹے کی ہانڈی لے جانے کی اِجازت دے دی۔

نگر سیٹھ اپنے خاندان کے ساتھ ایک قافلے کی شکل میں آگے بڑھنے لگا۔ یہ کارواں ایک مقام سے دوسرے مقام پر کوچ کرتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ راستے میں وہ ایک جگہ ستانے بیٹھ گئے۔ اس وقت دھوپ بہت تیز تھی اور لوٗ کے تھپیڑے جسم کو جھلسا رہے تھے۔ پریشانی کے عالم میں بڑی بہو کے مُنھ سے اچانک نکل آیا۔ ''ہائے! کتنی گرمی ہے! جسم بُھنا جا رہا ہے۔''

سیٹھ نے بہو کی بات سُن کر کہا۔ ''تو کیا ہوا! خَس کی ٹٹّی کیوں نہیں لگوا لیتیں تاکہ آرام ملے۔''

بہو چڑ کر خاموش ہو گئی۔

چند روز بعد برسات کا موسم آ گیا۔ بادل گھر آئے۔ ہوا چلی اور اس کے ساتھ ہی پانی برسنے لگا۔ تھوڑی دیر میں ایسی مُوسلا دھار جھڑی لگی کہ سب لوگ پناہ لینے بھاگے۔ دوسری بہو اسی جنگل بیَابان میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں آ کر بہت دکھی ہوئی۔ سیٹھ سے نہ رہا گیا۔ اس نے اس کی جانب رُخ کر کے آہستہ سے کہا۔ ''بہو! آج تو برسات میں

جھولے ڈال کر جھولنے میں مزا آجائے گا۔'' دوسری بہو جھینپ سی گئی۔

رات ہوئی، پانی تھم گیا۔ لیکن جنگل کے کُھلے ماحول کی وجہ سے سردی بڑھ گئی۔ سب کے دانت بجنے لگے۔ تیسری بہو بھی مارے سردی کے ٹھٹھری جا رہی تھی۔ اُسے ٹھٹھرتے دیکھ کر سیٹھ نے تیر چھوڑا۔ ''بہو! گھبراتی کیوں ہو۔ نرم بِستر میں جا کر لحاف اوڑھ کر کیوں نہیں سو لیتیں۔''

یہ سن کر بہو مارے شرم کے زمین میں گڑ گئی۔

چھوٹی بہو نے کنڈے جلائے اور ساتھ لائے آٹے کی روٹیاں سینک کر سب کو دیں۔ سب نے دو دو روٹیاں کھا کر پیٹ بھر لیا۔ وہ آٹے میں ایک لعل بھی چُھپا کر لائی تھی۔ اُس نے اُسے اپنے شوہر کو دیا۔ پھر یوں کہا۔ ''قریبی گاؤں میں اسے گروی رکھ کر کچھ روپیہ لے آؤ اور ساتھ ہی گھر کا ضروری سامان بھی خرید لانا۔''

اُس کا شوہر گاؤں میں ساہوکار کے پاس گیا اور لعل بیچ دیا۔ ضروری سامان لے کر آ گیا۔ دوسرے دن وہ ایک اور شہر میں پہنچے۔ وہ ایک مندر میں جا کر ٹھہرے۔ سیٹھ نے ان روپیوں سے تجارت شروع کی۔ آہستہ آہستہ اپنا کاروبار پھیلا دیا۔ اور چاروں لڑکے بھی سخت محنت مشقّت کرنے لگے۔ آخر چند برس بعد اس نے وہاں اپنی حویلی بنا لی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس شہر کا بھی بڑا سیٹھ بن گیا۔ مگر یہ شہر بھی راجہ کی سلطنت میں شامل تھا۔ راجہ کو جب اس کا علم ہوا تو وہ اس کی حویلی کے گرد چکّر لگانے آیا۔ اس نے وہاں کان لگا کر سنا۔ سیٹھ کا بڑا لڑکا کہہ رہا تھا۔ ''میرے لیے پان بنا کر لاؤ۔''

''اتنی رات کو پان کھانے کی کیا تک ہے!'' ''چونا نہیں ہے'' بہو نے جواب دیا۔ تو کیا ہوا میرے کان کی بالی میں ایک پکّا موتی ہے۔ اس کو جلا کر میرے لیے پان لگا دو۔'' لڑکے نے کہا۔

یہ کیسے ہوا کہ یہ آن کی آن میں اتنا مالدار اور خُوش حال ہو گیا؟ راجا نے سوچا گیا۔ علی الصبح راجہ نے سیٹھ کو پکڑوا کر بُلوایا اور پوچھا۔ ''بتاؤ بڑا کون ہے ہم یا تُم؟''

سیٹھ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ''بڑے تو آپ ہی ہیں مہاراج! کہاں آپ اور کہاں میں ایک معمولی سیٹھ۔''

''صاف صاف جواب دو، ورنہ تمھیں اور تمھارے خاندان کو بہو بیٹیوں سمیت جیل کی ہَوا کھانی پڑے گی۔'' راجہ نے ڈانٹ کر کہا۔

© NCERT not to be republished

''جیسا حُکم سرکار! کل آپ کو اس سَوال کا جواب مِل جائے گا۔'' سیٹھ نے جواب دیا۔

سیٹھ نے گھر آ کر سارا قِصّہ سُنایا تو چھوٹی بہو نے کہا۔ ''پِتا جی! آپ مہاراج سے کہلوا دیں کہ اس چھوٹے سے سوال کا جواب میری چھوٹی بہو دے گی۔ وہ اس کے لیے رنَواس بھروائیں اور لوانے کے لیے پالکی بھیجیں۔ راجہ نے وہی سب کچھ کیا۔ جب لوگ دربار میں پہنچ گئے تو راجہ نے پوچھا ''بڑا کون ہے؟ ہم یا تمھارے سسر!''

چھوٹی بہو نے جواب دیا۔ ''بڑے آپ ہی ہیں مہاراج! ہم بڑے کیسے ہو سکتے ہیں۔ آپ جیسے بڑے لوگ ہی میرے سسر کی جائداد ضبط کر سکتے ہیں۔ ہم سب کو دیس بَدر کر سکتے ہیں اور اپنی ہمّت اور محنت سے ہم پھر خوش حال ہو جائیں تو پھر جیل کی ہَوا کھلانے کی دھمکی دے سکتے ہیں۔''

راجہ نے ٹوکتے ہوئے کہا۔ ''بڑا وہ کیوں نہیں جو پکّا موتی جلا کر اس کی راکھ سے پان کھانا چاہتا تھا۔''

''یہ تو سب وقت کی بات ہے مہاراج۔'' چھوٹی بہو نے جواب دیا۔ ''ہم دن کے اچھّے گزرنے پر یقین رکھتے ہیں اور ہر دن ایک جیسا مانتے ہیں۔''

© NCERT not to be republished

یہ جواب سُن کر راجہ کی آنکھیں کھل گئیں۔ انھوں نے فوراً سیٹھ کی ضبط شدہ ساری جائداد لوٹا دی۔ اُسے دوبارہ شہر میں باعزّت واپس بُلا لیا۔

مدھیہ پردیش کی لوک کہانی

سوالات

1. نگر سیٹھ نے چاروں بہوؤں کے سامنے کون سا سوال رکھا؟
2. نگر سیٹھ نے چاروں بہوؤں سے ایک ہی سوال کیوں کیا؟
3. دوسری بہو نے نگر سیٹھ کے سوال کا کیا جواب دیا؟
4. شہر بدر ہونے سے پہلے چھوٹی بہو نے سپاہی سے کیا کہا؟
5. چھوٹی بہو نے راجا کو کیا جواب دیا؟
6. راجہ کو اپنی غلطی کا احساس کس طرح ہوا؟

© NCERT not to be republished